14102 ـ شراب كشيد كرنے كى فيكٹرى ميں ملازمت كرنا

سوال

گيمبيا كا ايك سائل دريافت كرتا ہے كہ: شراب اور دوسرى نشہ آور اشياء فروخت كرنے والے مسلمان كا كيا حكم ہے؟
اور كيا ہم اسے مسلمان كہہ سكتے ہيں كہ نہيں؟
شراب كى فيكٹرى ميں ملازمت كرنے والے مسلمان كا حكم كيا ہے؟
اگر اسے كوئى اور كام نہيں ملتا تو كيا اس پر ملازمت چھوڑنى واجب ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

شراب اور ہر قسم كى حرام اشياء فروخت كرنا بہت عظيم منكر اور برائى ميں شامل ہوتى ہے، اور اسى طرح شراب كى فيكٹريوں ميں ملازمت كرنا بھى حرام اور منكر و برے كاموں ميں سے ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہا كرو، اور گناہ و معصيت اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو.

اور اس ميں كوئى شك و شبہ نہيں كہ شراب اور دوسرى نشہ آور اشيا اور سگرٹ و تمباكو فروخت كرنا گناہ و معصيت اور ظلم و زيادتى ميں معاونت ہے، اور اسى طرح شراب كشيد كرنے كى فيكٹرى ميں ملازمت كرنا بھى گناہ و معصيت اور ظلم و زيادتى ميں تعاون ہے.

حالانكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان تو يہ ہے كہ:

اے ايمان والو! بات يہى ہے كہ شراب اور جوا و قمار بازى، اور درگاہيں، اور فال كے تير پليد اور شيطانى عمل ہيں، لھذا ان سے بچ جاؤ، ہو سكتا ہے تم كامياب ہو جاؤ، شيطان تو يہى چاہتا ہے كہ شراب اور جوے كے متعلق تمہارے مابين عداوت و دشمنى اور بغض و عناد ڈال دے، اور تمہيں اللہ تعالى كے ذكر اور نماز سے روك دے، تو كيا تم باز آنے والے ہو.

اور صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور شراب نوشی کرنے والے، اور شراب پلانے والے، اور شراب کشید کرنے والے، اور شراب کشید کروانے والے، اور اسے اٹھانے والے، اور جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے، اس پر، اور شراب فروخت کرنے والے اور شراب کے خریدار اور شراب کی قیمت کھانے والے پر لعنت فرمائی"

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں یہ بھی ثابت ہے کہ:

" اللہ تعالی کا وعدہ ہے کہ جو شخص شراب نوشی کرتے ہوئے فوت ہو اسے طینۃ الخبال میں سے پلائے گا.

صحابہ کرام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم طینۃ الخبال کیا ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جہنمیوں کا نچوڑ، یا فرمایا: جہنمیوں کا پسینہ"

اور شراب نوش کا حکم یہ ہے کہ: اہل سنت والجماعت کے ہاں شراب نوش کا حکم یہ ہے کہ یہ شخص گنہگار، اور نافرمان، اور فاسق و ناقص الایمان ہے، اور اگر توبہ کرنے سے قبل فوت ہو جائے تو روز قیامت یہ شخص اللہ تعالی کی مشیئت کے تحت ہو گا، اگر اللہ تعالی چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو اسے معاف کردے.

کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

یقینا اللہ تعالی اپنے ساتھ کیے گئے شرک کو معاف نہیں فرماتا، اور اس کے علاوہ جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے.

یہ حکم تو اس وقت ہے جب کوئی شخص شراب کو حلال نہ سمجھتا ہو، لیکن اگر وہ شراب کو حلال قرار دے اور اسی پر فوت ہو جائے تو سب علماء کرام کے ہاں اس بنا پر وہ کافر ہو گا، نہ تو اسے غسل دیا جائے گا، اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؛ کیونکہ وہ اس نے اس بنا پر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی ہے.

اور اسی طرح جو شخص زنا یا لواطت و لونڈے بازی، یا سود، وغیرہ دوسری بالاتفاق حرام کردہ اشیاء کو حلال جانے اس کا حکم بھی یہی ہے، مثلا: والدین کی نافرمانی، اور قطع تعلقی، اور ناحق کسی کو قتل کرنا.

لیکن جس نے حرمت کا علم ہونے کے باوجود یہ کام کیے یا ان میں سے کوئی ایک کام کیا، اور اسے یہ بھی علم تھا

کہ اس سے گنہگار ہو گا، تو یہ شخص کافر نہیں ہو گا.

بلکہ وہ شخص فاسق ہے، اور اگر توبہ کرنے سے قبل ہی فوت ہو جائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد، اور یہ آخرت میں اللہ تعالی کی مشیئت کے تحت ہے چاہے تو اللہ تعالی معاف کردے اور چاہے عذاب دے، جیسا کہ شراب نوشی کرنے والے کے حکم میں بیان کیا جا چکا ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے .